

قسط دوم:

” آپریشن (سرجری) کے اقسام و احکام “ اسلام کی نظر میں

مفتی اقبال حسین صاحب

(دانش رہے کہ زیر مطالعہ مضمون کی پہلی قسط اس سے پہلے جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر میں شائع ہو چکی تھی لیکن دوسری قسط یو جو چند

ان کے بعد والے دو شماروں میں شائع نہ ہو چکی لہذا اب دوسری قسط شائع کی جارہی ہے۔ ادارہ)

آپریشن سرجری کی مختلف اقسام ہے جن میں سے بعض جائز اور بعض ناجائز ہیں ہم ان اقسام میں سے ہر ایک کا حکم الگ طور پر بیان کریں گے:

آپریشن سرجری کی اقسام:

- (۱) آپریشن سرجری برائے علاج۔
- (۲) سرجری آپریشن برائے تشخیص مرض۔
- (۳) سرجری برائے ولادت۔
- (۴) سرجری آپریشن برائے ختمہ۔
- (۵) سرجری آپریشن برائے تعلیم یعنی تشریح ملاءعضاء۔
- (۶) آپریشن برائے حسن و زیبائش۔
- (۷) پوسٹ مارٹم۔
- (۸) آپریشن برائے تبدیلی جنس۔
- (۹) اعضاء کی پیوندکاری۔
- (۱۰) آپریشن برائے پُرس بندی۔

(۱) آپریشن سرجری برائے علاج کی تعریف:

ایسا آپریشن جو بغرض علاج کیا جاتا ہے اگر آپریشن کرنے کی واقعی ضرورت ہو تو بغرض علاج آپریشن کرانا جائز ہے بعض صورتیں ایسی ہوتی ہیں جن میں آپریشن ضروری ہو جاتا ہے اگر آپریشن کرنے کی انتہائی سخت ضرورت ہو مثلاً مریض کی حالت بیماری کی

وجہ سے ایسی خستہ ہو چکی ہو کہ اگر آپریشن نہ کیا جائے تو اس مرض میں مریض کی موت واقع ہو جائے تو اس مرض کو دور کرنے اور مریض کی جان بچانے کے لئے سرجری آپریشن کرنا بلاشبہ جائز بلکہ لازم اور ضروری ہے اس قسم کو عربی میں الجراحۃ العلاجیہ کہتے ہیں جیسے دل کے بند شریانوں کا آپریشن اگر نہ کیا تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

بند شریانوں کا آپریشن سے علاج دل کے شریانوں کا بانی پاس آپریشن گزشتہ ۲۵ تیس برس سے بہت عام ہوتا جا رہا ہے اندازاً ۵۵ لاکھ سے زیادہ بانی پاس آپریشن دنیا بھر میں ہر سال ہوتے ہیں ان میں سے اڑھائی لاکھ تو صرف امریکہ میں ہوتے ہیں اگر خدا نخواستہ آپ کو دل کی شریانوں کی بیماری ہے اور وہ اس درجہ پر پہنچ چکی ہے کہ اسے ادویات سے قابو میں نہیں رکھا جاسکتا یا آپ کے دل کی بائیں مرکزی شریان میں رکاوٹ بڑھ چکی ہے یا پھر تمام تینوں شاخیں بند ہو چکی ہیں تو آپ کو بانی پاس آپریشن کی ضرورت ہے بانی پاس آپریشن کا تمام تر عمل اب تجربہ کار سرجنوں کے ہاتھوں پوری طرح محفوظ ہوتا ہے ۱۹۶۰ کے عشرے کے اواخر میں سب سے پہلے بانی پاس آپریشن کے بعد سے سرجری گرانے والے مریضوں کی اوسط عمر پندرہ سال بڑھ چکی ہے آپریشن کے بعد اچھی صحت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔

اب آپ کو ساٹھ سال سے زیادہ عمر کے سینکڑوں مریض نظر آئے گے جو بانی پاس کے بعد اچھی صحت کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں امریکہ میں ۱۹۷۵ سے ۱۹۷۸ کے درمیان ۹۰۰ مریضوں کے کوائف نوٹ کئے گئے بانی پاس آپریشن کی وجہ سے اس کے دوران مرنے والوں کی شرح ۲.۵ فیصد نکلی ۹۰ فیصد سے زیادہ مریض آپریشن کے بعد ۵ سال سے زیادہ عرصہ زندہ رہے آپریشن کی بہتر سہولتوں اور بہتر اسویات اور تربیت کی بدولت آپریشن میں مرنے والوں کی تعداد محض ایک فیصد رہ گئی ہے یعنی ۹۹ فیصد مریض آپریشن کے مرحلے سے کامیابی سے نکل آتے ہیں اور صحت مند زندگی گزارتے ہیں۔

بانی پاس آپریشن ایک یا ایک سے زیادہ شریانوں کا کیا جاتا ہے آپریشن کا مقصد بند شریان کی جگہ نئی پیوند لگانا ہے یہ پیوند عموماً ٹانگ کی ایک خون کی نالی نکال کر دل کی بیرونی سطح پر اس طرح لگایا جاتا ہے کہ اس کا ایک سر رکاوٹ کے مقام سے پہلے اور دوسرا سر رکاوٹ کے آگے بند شریان میں داخل کر دیا جاتا ہے اس طرح خون کا بہاؤ رکاوٹ کے مقام کو بانی پاس کر کے آگے دل کے پچھلے میں پہنچنے لگتا ہے۔

پیوند کاری یا بانی پاس آپریشن کے لئے سرجن مریض کی چھاتی کو کاٹ کر کھول لیتے ہیں دل کو بجلی کا جھٹکا اور ادویات دے کر عارضی طور پر دھڑکنے کام کرنے سے روک لیا جاتا ہے ایک ہارٹ لنگ مشین اس عرصہ کے دوران خون کی سپلائی جسم کے تمام حصوں کو جاری رکھتی ہے بانی پاس یا شریان کی پیوند کاری میں بند شریان میں رکاوٹ کے مقام کے آگے خون کی رسد بحال کرنے کیلئے

ٹانگ سے نکالی ہوئی خون کی نالی کا ایک سراشریان اعظم یعنی دل کی مرکزی خون کی نالی میں اور دوسرا سرابندشریان میں رکاوٹ کے مقام کے آگے اسی شریان میں داخل کر کے سی دیا جاتا ہے۔

بائی پاس آپریشن کے نقصانات:

بائی پاس آپریشن کی تکنیک اب بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے لیکن یہ طریقہ کار بہر حال ابھی تک پیچیدگیوں سے آزاد نہیں ہو سکا کچھ عام مسائل ایسے ہیں جن سے مریض کو واسطہ پڑ سکتا ہے ان کی تفصیل درج کی جاتی ہے۔

ہارٹ اٹیک:

پیوند کی جانے والی شریان کو نالے لگانے میں اگرچہ بہت احتیاط اور توجہ سے کام لیا جاتا ہے لیکن اگر معمولی سی رکاوٹ بھی بن جائے تو دل کے پچھلے نقصان پہنچنے کا خطرہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے چونکہ تمام مریض آپریشن کے بعد کڑی نگرانی میں ہوتے ہیں اس لئے زیادہ تر مریض ہارٹ اٹیک سے جانبر ہو جاتے ہیں۔

ذہنی الجھاؤ اور عدم توازن:

اگرچہ آپریشن کے دوران دماغ کو خون کی سپلائی کسی رکاوٹ کے بغیر جاری رہتی ہے لیکن آپریشن کے نفسیاتی اثرات سے بھی مریض محفوظ نہیں رہتے بائی پاس آپریشن کے بعد ۵ سے ۱۰ فیصد مریض کچھ عرصہ تک ذہنی توازن اور الجھاؤ کے شکار رہتے ہیں خوش قسمتی سے یہ کیفیت ادویات کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے اور مریض چند دنوں میں بحال ہو جاتا ہے۔

ہائی بلڈ پریشر:

دل کا آپریشن ایک بڑا دباؤ ہوتا ہے دباؤ پیدا کرنے والے ہارمونز کے زیادہ اخراج کی وجہ سے بلڈ پریشر عارضی طور پر ۳۰ فیصد تک بڑھ جاتا ہے اس کیفیت کو ختم کرنے کے لئے انتہائی لمبی نگداشت کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ ہسپتال کا عملہ اس طرف خصوصی توجہ دیتا ہے۔

پیوند شدہ شریان کا سکڑ جانا:

بائی پاس کے لئے پیوند کی گئی خون کی نالی شریان کا سکڑ جانا یا اسی میں رکاوٹ پیدا ہو جانا ایک سنگین مسئلہ ہوتا ہے۔ دراصل

بائی پاس آپریشن دل کی شریانوں کے مرض کا حتمی علاج نہیں ہے۔ نئی شریان دل کو ایک خاص عرصہ تک خون پہنچانے کا کام سرانجام دیتی ہے۔ طویل عرصے تک پریشانی سے بچنے کا حل یہی ہے کہ پیوند شدہ نئی شریان نہ سکڑے یا اس میں رکاوٹ نہ پیدا ہو۔ (بائی بلڈ کولیسٹرول میں ۱۸۶ تجلیات ملے میرے)۔

بائی پاس آپریشن کا حکم:

ایسا آپریشن بلاشبہ جائز ہے اس کے جواز میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے بلکہ مریض کی جان بچانے کے لئے ایسا آپریشن ضروری ہو جاتا ہے۔

عمل جراحی (Esseullal Surgery) بر بنائے علاج و ضرورت خفیفہ:

وہ بیماری جس میں مریض کی موت کا خوف ہو، یا اس مرض کی شدت میں اضافہ کا خوف ہو تو ایسی بیماری کو ختم کرنے کے لئے جو سرجری کی جاتی ہے اس کو ”الجراحۃ العلائیہ الحاجیہ“ کہتے ہیں۔

اس سرجری کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

ایسی بیماری جس کی وجہ سے مریض کو سخت ضرر پہنچتا ہو، خواہ وہ ضرر دائمی ہو یا وقتی ہو۔ جیسے ٹی بی کی صورت میں اگر پیچہروں میں پیپ پڑ جائے تو آپریشن کر کے پیپ نکالنا جائز ہے۔

پیچہر دے: (lungs):

پیچہر دے سانس کے عمل کے دو اہم اعضاء ہیں یہ تعداد میں دو ہوتے ہیں۔ یہ مخروطی شکل کے ہوتے ہیں یہ سینے کے جوف (chest cavity) میں ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف ہوتا ہے۔ پیچہروں کی رنگت سرخ ہوتی ہے یہ دل کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں۔

پیچہروں کی نوک (apex) اوپر کی طرف ہنسل کی ہڈی کی طرف جاتی ہے۔ پیچہر دے کا نچلا چوڑا حصہ ڈایا فرم پر ٹکا ہوتا ہے جب کہ پیچہروں کی بیرونی پسلیوں سے لگے ہوتے ہیں اور پچھلی طرف سے ریڑھ کے ستون سے لگتے ہیں۔ پیچہروں کی

بیرونی سطح محدب convex ہوتی ہے جب کہ اندرونی سطح مقعر (concave) ہوتی ہے۔ دائیں پھیپھڑے کے تین لوبز ہوتے ہیں جب کہ بائیں پھیپھڑے میں لوہیولز ہوتے ہیں اس میں مزید چھوٹے چھوٹے (lobules) ہوتے ہیں جس سے ایک بڑا لوب بنتا ہے۔ ان لوہیولز میں چھوٹی چھوٹی نالیاں ہوتی ہیں۔ جن کو بروئیکل ٹیوب کہتے ہیں پھر یہ مزید تقسیم ہو کر چھوٹی نالیوں کی سروں پر ہوا کی تھیلیاں بن جاتی ہیں جن کو alveoli کہتے ہیں۔ ان ہوادانوں میں باریک نالیاں ہوتی ہیں جن کے درمیاں گیسوں کا تبادلہ ہوتا ہے۔ ہر پھیپھڑے کی اندرونی طرف (medial side) پر ایک جڑ ہوتی ہے جسے root of lung کہتے ہیں۔ یہ حصہ جہاں سے پھیپھڑے میں خون داخل اور خارج ہوتا ہے وہ بالکس کہلاتا ہے۔

جب ٹی بی کے مریض کے پھیپھڑوں میں پانی یا پیپ پڑھ جائے تو اس سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے مریض انتہائی ضرر میں مبتلا ہو جاتا ہے عموماً ایسا مریض کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں اور مریض پر دواء وغیرہ کا کوئی اثر نہیں ہوتا ایسا مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے ڈاکٹر حضرات ایسے مریضوں کو پانی یا پیپ نکالنے کا مشورہ دیتے ہیں اگر پھیپھڑوں میں پانی جمع ہو گیا ہو تو عموماً یہ پانی سرخ سے سرخ حضرات نکالتے ہیں لیکن اگر پانی گاڑھا ہو جائے یعنی پیپ بن جائے تو پھر یا تو سرخ حضرات چھوٹا آپریشن کر کے ٹیوب کے ذریعے پیپ نکالتے ہیں لیکن اگر ٹیوب کے ذریعے بھی مکمل صفائی نہ ہو تو سرخ مریض کو آپریشن کرنے کا مشورہ دیتے ہیں آپریشن سے تقریباً صفائی مکمل ہو جاتی ہے پہلے دو طریقے عموماً ناکام ہوتے ہیں البتہ تیسرا طریقہ کامیاب ہوتا ہے جس سے پیپ مکمل نکل آتی ہے۔

اس کا حکم:

اگر صرف پانی پھیپھڑوں میں پڑ گیا ہو تو اگر پانی سرخ سے نکل سکتا ہو تو آپریشن کر کے نکالنا جائز نہ ہوگا لیکن اگر ماہر سرخ جن کہہ دے کہ آپریشن کے بغیر پیپ نہیں نکلے گی تو آپریشن کر کے پیپ نکالنا بلاشبہ جائز اور درست ہے۔ یا جیسے اپنڈیسائٹس کا آپریشن کرنا بسا اوقات ضروری ہو جاتا ہے اگر بروقت اپنڈکس کا آپریشن نہ کیا جائے تو زہر پورے پیٹ میں پھیل جاتے ہیں جس سے ہلاکت کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

اپنڈیسائٹس عام امیر جنسی کنڈیشن ہے یہ تمام عمر لوگوں خصوصاً ۱۵ اور تیس سال کے عمر کے جوانوں کو ہوتی ہے۔ اگر کسی شخص کی اپنڈکس نہیں نکالی گئی تو اپنڈکس کو دوسری بیماری کی تشخیص کرتے وقت دیکھا جائے کیونکہ یہ کسی وقت بھی ظاہر ہو سکتی ہے یہ کنڈیشن مردوں میں زیادہ ہوتی ہے اور عورتوں میں کم ہوتی ہے یہ کنڈیشن اپنڈکس کے اندرونی راستے کے اندر پاخانے کی خشک

رطوبت کی رکاوٹ سے ہوتی ہے۔

اس سے اپنڈکس کے اندر سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے پتھری بھی بن سکتی ہے خون کا دورہ رک جاتا ہے اور بافتیں مردہ پڑ جاتی ہیں۔ اگر اپنڈکس پھٹ جائے تو اس کا زہر سارے پیٹ میں پھیل جاتا ہے اس سے مریض کی حالت بڑی خطرناک ہوتی ہے۔ جب اپنڈکس پھٹ جائے تو مریض کے پیٹ کے اوپر والے حصے کے مرکز میں اچانک سخت درد شروع ہو جاتا ہے اور چند گھنٹوں میں پیٹ کے دائیں طرف مچلے حصے میں منتقل ہو جاتا ہے ایسی حالت انتہائی خطرناک ہوتی ہے اس وقت مریض کا آپریشن کر کے مریض کی جان بچانا بلاشبہ جائز ہے اگر اپنڈکس پھٹنا نہ ہو لیکن پھول گیا ہو جس سے مریض تکلیف میں مبتلا ہو تو اگر دوائی کے ذریعے اس کی تکلیف دور کرنا ممکن ہو اور تکلیف دور ہو سکتی ہو تو اس وقت آپریشن کرنا جائز نہ ہو گا ہاں اگر دوائی سے علاج ممکن نہ ہو تو پھر بلاشبہ آپریشن کر سکتے ہیں جائز ہے۔

مسئلہ:

صحت اور تندرستی کی حالت میں محض مستقبل میں ضرر کا خوف کرتے ہوئے اور مستقبل کی تکلیف سے بچنے کے لئے اپنڈکس کا آپریشن کرنا حرام اور ناجائز ہے جواز کا حکم یقین پر لگتا ہے محض وہم اور شک پر نہیں۔

دوسری قسم:

ایسی بیماری جس سے فی الحال اس کا کوئی ضرر نہ ہو لیکن مستقبل میں ضرر کا خوف ہو اور اس خوف کا حدوث متوقع ہو شک اور وہم کے درجے میں نہ ہو بایں طور کہ اگر سرجری نہ کی جائے تو یہ مرض اس کے کسی عضو کو لاحق ہو کر اس عضو کی منفعت بالکلیہ ختم کر دے فتاویٰ عالمگیری میں ہے ولابأس بقطع العضو ان وقعت فیہ الاکلہ لئلا تسری ولابأس بشق المثانۃ اذا كانت فیہا حصاة (فتاویٰ عالمگیری جلد ۴ ص ۱۱۴ مطبوعہ پشاور) اگر کسی عضو میں سڑن پیدا ہو جائے تو اس کی نشوونما کو روکنے کے لئے عضو کو کاٹ دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور مثانہ میں پتھری ہو تو اس کے آپریشن میں کوئی حرج نہیں۔

جراحات صغریٰ برائے علاج و معالجہ:

(minor surgery) ایسی بیماری کا آپریشن کرنا جو نہ ضرورت کے درجے کو پہنچے اور نہ حاجت کے بایں طور کہ وہ مرض انسان کو موت تک پہنچا سکتا ہو اور نہ اس میں موت کا خوف ہو، لیکن اس مرض کو یونہی چھوڑے رکھنا تکلیف و پریشانی کا سبب بن

سکتا ہو، اور یہ تکلیف و پریشانی متوقع ہو، جیسے ناک میں زائد گوشت کا بڑھ جانا، اگر اس زائد گوشت کو نہ نکالا جائے تو یہ بڑھ کر تکلیف و مشقت کا سبب بن سکتا ہے، اس لئے آپریشن کی یہ صورت شرعاً جائز ہے

ناک کی ہڈی کا ٹیڑھا ہونا:

اگر کسی مریض کی ناک کی ہڈی ٹیڑھی ہو تو اس کی ناک اکثر بند رہتی ہے گلے میں خراش پیدا ہو جاتی ہے چہرے اور کانوں میں درد اور سونگھنے کی قوت کم ہو جاتی ہے اس کا علاج بھی آپریشن کے ذریعے سے کیا جاتا ہے اس آپریشن کو msr کہتے ہیں اگرچہ اس آپریشن کے بارے میں سنا ہے کہ اس سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ آپریشن کرنے کے باوجود بھی یہ تکلیف دور نہیں ہوتی۔

اسی طرح بسا اوقات ناک میں لمبی لمبی غدودیں نکل آتی ہیں جن کو نواسیر کہتے ہیں یہ ناک کو بند کر دیتی ہیں اس بیماری سے سونگھنے کی صلاحیت متاثر ہو جاتی ہے سر میں درد رہتا ہے یا دانت خراب ہونے لگتی ہے اور کسی چیز پر توجہ دینے میں مشکل پیش آتی ہے ناک کی شکل مینڈک کی سی ہو جاتی ہے اس بیماری کا صحیح علاج بھی آپریشن ہی ہے یہ آپریشن کرنا بھی جائز ہے

آنکھ کا آپریشن اور اس کے متعلقہ مسائل:

آنکھ جسم کا ایک اہم عضو ہے اس کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ اگر آنکھ ضائع ہو جائے تو یہ دنیا آدمی کے لئے اندھیر ٹھہری ہے آنکھ میں کالا موتیا بند ہو جاتا ہے ایک عام بیماری ہے آنکھ کے اندر جب فلورائنڈ کا پریشر ہو اس سے آپٹک (Optic nerve) کمزور ہو جاتا ہے اور نظر پر اثر انداز ہوتا ہے اس بیماری سے آنکھ کی بینائی بہت کم ہو جاتی ہے جب آنکھ سرخ ہو جاتی ہے تو اس موقع پر اس کا آپریشن کیا جاتا ہے یعنی اس کا آپریشن کرنا ضروری ہو جاتا ہے بلکہ اس کا علاج ہی صرف آپریشن ہے دوسرے ذرائع سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اس آپریشن میں سرجری کے ذریعے آئرس کو کاٹ دیا جاتا ہے جس سے نظر بحال ہو جاتی ہے ایسا آپریشن کرنا بھی جائز ہے۔

سفید موتیا کیا ہوتا ہے:

ہر آنکھ میں ایک عدسہ ہوتا ہے جو بالکل شفاف ہوتا ہے اور نظر آنے والی چیزوں کی تصویر پردہ بصارت پر بناتا ہے مختلف وجوہات کے باعث یہ بے رنگ اور شفاف عدسہ گدلا ہو کر سفید موتی کی شکل اختیار کر لیتا ہے جس سے بینائی متاثر ہو جاتی ہے بینائی

اسی تناسب سے متاثر ہوتی رہتی ہے جس تناسب سے شفافیت کم ہوتی جاتی ہے اسی بیماری کا نام سفید موتیا ہے۔

اس مرض کا علاج:

اس کا علاج آپریشن کے علاوہ اور کوئی ایجاد نہیں ہو ۲۵-۳۰ سال پہلے آپریشن کا طریقہ یہ تھا کہ خراب عدسے کو نکال دیا جاتا تھا اور اس کی جگہ نالی چھوڑ دی جاتی تھی لیکن نہیں ڈالا جاتا تھا چنانچہ اسی عدسہ کی کمی کو پورا کرنے کے لئے موٹے موٹے شیشوں والی بینکس استعمال کی جاتی تھی یہ بینکس بذات خود معذوری کا باعث ہوتی تھی لیکن کافی عرصہ سے اب قدرتی عدسہ کے نکلنے سے خالی ہونے والی جگہ پر مصنوعی عدسہ لگا دیا جاتا تھا لیکن آج کل سائنس کی ترقی کی وجہ سے اس آپریشن میں بھی کافی آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں چنانچہ آج کل سفید موتیا کا آپریشن شعاعوں سے کیا جاتا ہے اس کو فیکو سرجری کہا جاتا ہے یہ سرجری بالکل جائز ہے جس میں کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس آپریشن کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آنکھ کی قدرتی ساخت میں بہت کم تھوڑ پھوڑ کی جاتی ہے اس لئے آنکھ بہت جلد اپنی اصلی حالت میں آ جاتی ہے۔

آپریشن کے بعد وضوء کرتے ہوئے آنکھ پر مسح کرنا:

اگر آنکھ کے آپریشن کے بعد وضوء کر سکتا ہو تو وضوء کرنا ضروری ہے اگر خود وضوء نہ کر سکتا ہو تو اس کو کوئی شخص وضوء کرائے اگر وضوء کرانے والا کوئی نہ ہو اور خود وضوء نہ کر سکتا ہو تو تیمم کر لے اگر وضوء تو کر سکتا ہے لیکن آنکھ کو دھو نہیں سکتا یعنی زخم کی وجہ سے آنکھ کا دھونا ممکن نہیں ہے تو اس صورت میں چہرے کے جن حصوں کو باسانی دھو سکتا ہو ان حصوں کو دھو لے اور جس حصے کے دھونے سے پانی آنکھ میں جانے کا خطرہ ہو تو اس حصے پر ہاتھ پھیر لے اور آنکھ پر جو پٹی بندھی ہے اس پر مسح کر لے اگر پٹی پر مسح کرنا بھی معسر ہو تو مسح بھی ترک کر دے۔

”وفی مختارات النوازل : وانما يجوز المسح عليها اذا كان الماء يضر الجراحة اذا غسلها
فاذا اضر يمسح على الجراحة وان اضر يمسح على الجبيرة وان اضر المسح على الجبيرة سقط المسح“
(مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر جلد ۱ ص ۱۱۳)۔

ترجمہ:..... مسح کرنا زخم پر اس وقت جائز ہے جب دھونا نقصان کرتا ہو پس جب دھونے سے ضرر ہو تو زخم پر مسح کرے اور اگر وہ بھی نقصان پہنچائے تو پٹی پر مسح کرے اور اگر پٹی پر مسح کرنا بھی نقصان پہنچاتا ہو تو مسح بھی ساقط ہو جائے گا۔

آنکھ کے آپریشن کے بعد نماز کس طرح پڑھے:

موت یا کسی اور مرض کی بناء پر آنکھ کے آپریشن کے بعد ڈاکٹر کا یہ تاکید مشورہ ہوتا ہے کہ زیادہ حرکت نہ ہو، خاص کر جھکنا سجدے وغیرہ میں جاننا ان چیزوں کو ڈاکٹر حضرات بہت زیادہ نقصان دہ بتاتے ہیں اگر واقعہ رکوع اور سجدہ کرنے سے مریض کو نقصان پہنچتا ہو یا خاطر خواہ فائدہ نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں جب تک نقصان کا خطرہ ہو بیٹھ کر نماز ادا کی جائے اگر بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہو اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنا نقصان دہ ہو تو پھر لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھ سکتا ہے حضرت عمران بن حصینؓ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے تو عمران بن حصینؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) میں کیسے نماز پڑھوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھو اور اگر بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو پہلو پر لیٹ کر اشارے سے نماز پڑھو اور اگر اس کی بھی تجھ میں طاقت نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ عند قبول کرنے والے ہیں۔ (یعنی پھر نماز معاف ہے)۔ (المسوط للسرخسی جلد ۱۰ ص ۱۰۲)۔

ایک حدیث میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

” یصلی المریض قائما ان استطاع فان لم يستطع صلى قاعدا فان لم يستطع ان يسجد او ماء وجعل سجوده اخفض من ركوعه. “ (ذکرہ الحافظ ابن حجرؒ فی تلخیص الحبیبر جلد ۱ ص ۲۶۶)۔

مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو بیٹھ کر نماز پڑھے اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں تو اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے میں رکوع سے زیادہ جھکے اگر مریض ایسا ہو کہ وہ سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو مثلاً آنکھ کے آپریشن میں ڈاکٹر نے ہلنے سے منع کر دیا سر کا اشارہ بھی نہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں نماز قضاء کر دے نماز قضاء کرنے کا گناہ نہ ہوگا اگر اس حالت میں پانچ یا پانچ سے کم نمازیں رہ گئی تو وہ ان پانچ نمازوں کی قضاء کرے گا۔

چنانچہ حضرت علیؓ کے یارے میں آتا ہے:

” روی عن علیؓ انه اغمی علیہ فی اربع صلوات فقضاہن “ (المسوط جلد ۲ ص ۳۸۱)۔

حضرت علیؓ پر چار نمازوں کے وقت بے ہوشی رہی تو انہوں نے ان نمازوں کی قضاء کی اگر پانچ نمازوں سے زیادہ نمازیں رہ گئی تو کیا اس حالت میں کہ وہ بات کو تو سمجھتا ہو یعنی بے ہوشی نہ ہو مگر ڈاکٹر نے ہلنے سے منع کر دیا ہو تو کیا ان نمازوں کی قضا اس پر لازم ہوگی یا نہیں اس بارے میں احناف سے مختلف روایات مروی ہیں اکثر فقہاء کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے ذمہ ان نمازوں کی

قضاء نہیں ہے جب وہ سر کے اشارے سے بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو البتہ صاحب ہدایہ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے ان کے نزدیک ان نمازوں کی قضاء اس پر لازم ہوگی۔

چنانچہ صاحب ہدایہ لکھتے ہیں:

”وقوله اخبرت عنه اشاره الى انه لا تسقط الصلوة عنه وان كان العجز اكثر من يوم وليلة اذا كان مفقداً وهو الصحيح لانه يفهم مضمون الخطاب بخلاف المغمى عليه“
(المہدایہ جلد اول ص ۱۶۹ ط مکتبہ رحمانیہ لاہور)۔

صاحب قدوری کا یہ قول اخبرت عنہ اس سے اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اس سے نمازیں ساقط نہیں ہوگی اگرچہ وہ ایک دن اور رات سے زیادہ عاجز ہو جب اس کو افادہ ہو اس لئے کہ وہ مضمون خطاب کو سمجھتا ہے مغی علیہ کے خلاف (کہ وہ مضمون خطاب کو نہیں سمجھتا) گویا صاحب ہدایہ کے نزدیک بے ہوشی والا اور ہوش والے میں یہ فرق ہے کہ بے ہوشی والا پانچ نمازوں سے زیادہ کی قضاء نہیں کرے گا اور ہوش والے کے ذمے اگر پانچ نمازوں سے زیادہ ہیں تو وہ ان کی قضاء کرے گا البتہ صاحب ہدایہ نے اپنی دوسری تصنیف میں اس قول کے خلاف لکھا ہے کہ اس کے ذمے ان نمازوں کی قضاء نہیں ہے۔

چنانچہ صاحب ہدایہ اپنی دوسری تصنیف کتاب التجنیس والمزید میں لکھتے ہیں:

”وان كان اكثر من يوم وليلة لم يجب عليه قضاء الصلوات لأنه لم يصبر خلفاً لانه لا يفيد لانه لم يقدر على الاداء اذا تصاعف الواجبات ، فصار كالمغمى عليه“
(کتاب التجنیس والمزید جلد ۲ ص ۷۷ ط ادارۃ القرآن ولعلوم الاسلامیہ کراچی)۔

دوسرے فقہاء کرام کی عبارات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ایسا مریض جو ہوش میں ہو لیکن ڈاکٹر نے حرکت کرنے سے منع کر دیا ہو اگر اس کی پانچ سے زیادہ نمازیں رہ جائیں تو ان کی قضاء اس کے ذمے لازم نہیں ہے۔

(۱) ملتقی الابحار میں ہے:

”وفى الخايبه الاصح أنه لا يقضى أكثر من يوم وليلة كالمغمى عليه وهو ظاهر الرواية وهذا اختيار فخر الاسلام وشيخ الاسلام وفى الخلاصه وهو المختار لان مجرد العقل لا يكفى لتوجه الخطاب“
(ملتقى الابحار جلد اول ص ۱۹۴)۔

” کتاب الاختیار میں ہے: ” فان عجز عن الایماء برأسه اخر الصلوة ولا یؤم بعینه

اس کی شرح کرتے ہوئے علامہ عبداللہ بن محمود لکھتے ہیں:

” فان مات علی تلک الحالۃ لا شیء علیہ ، وان براء انه یلزمہ قضاء یوم ولیلۃ لا غیر نفیا

للحرج کما فی الجنون والاعماء بخلاف النوم حیث یقضیہا وان کثرت

(کتاب الاختیار لتعلیل الخیار جلد ۱ ص ۱۰۲ باب صلاة المريض)۔

ترجمہ:..... اگر اسی حالت میں مر گیا تو اس پر کچھ بھی نہیں ہے (یعنی فدیہ کی وصیت کرنا لازم نہیں) اور اگر ٹھیک ہوا تو اس پر ایک دن اور رات کی نمازوں کی قضاء لازم ہوگی اس کے علاوہ کی نہیں حرج کو ختم کرنے کے لئے جیسے جنون اور بے ہوشی میں ہوتا ہے بخلاف نیند کے اگرچہ نمازیں پانچ سے زیادہ ہو تب بھی قضاء کرے گا۔

اسی طرح در مختار میں بھی ہے:

” وان تعذر الایماء برأسه وکثرت الفوائت بان زادت علی یوم ولیلۃ سقط القضاء عنه وان

یفہم فی ظاہر الروایۃ وعلیہ الفتویٰ کما فی الظہیریۃ لأن مجرد العقل لا یکفی لتوجہ الخطاب

(در مختار جلد ۲ ص ۲۸۸ کتاب الصلاة مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)۔

اس لئے اکثر فقہاء یہی کہتے ہیں کہ ایسا مریض جو سر کا اشارہ بھی نہ کر سکتا ہو اس کی نمازیں پانچ سے زیادہ ہو تو اس کے ذمے قضاء لازم نہیں ہے اگرچہ فتویٰ اسی قول پر ہے لیکن اختلاف سے بچنے کے لئے اگر ان نمازوں کی قضاء کر لے تو یہ بہتر ہے۔

فتاویٰ محمودیہ میں ہے: اگر مریض کی ایسی حالت ہو کہ وہ خطاب کو تو سمجھتا ہے، لیکن اشارہ نہیں کر سکتا، یا کسی حاذق دیدار معالج نے کہہ دیا ہے کہ اشارہ کرنے سے جان یا کسی عضو مثلاً آنکھ ضائع ہونے کا اندیشہ ہے اور اسی حالت میں اس کو ایک دن رات سے زیادہ گزر جائے تو اس کے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے کہ وہ تندرست ہو جانے کے بعد ایسی حالت میں جو نمازیں چھوٹی ہیں ان کی قضاء کرے گا یا نہیں، ظاہر روایت یہ ہے کہ اس کے ذمے قضاء لازم نہیں اور اسی پر علماء کا فتویٰ ہے اور یہی تجنیس میں لکھا ہے اور اسی کی تصحیح کی ہے، مگر ہدایہ میں لکھا ہے کہ اس پر قضاء ضروری ہے اگرچہ جمہور علماء کا فتویٰ اس پر ہے کہ اس کے ذمے قضاء ضروری نہیں، لیکن چونکہ بعض علماء جیسے صاحب ہدایہ نے ہدایہ میں قضاء کو بھی تحریر فرمایا ہے اس لئے احوط یہی ہے کہ قضاء کی جائے۔

(فتاویٰ محمودیہ جلد ۷ ص ۵۵۷ طدارالافتاء جامعہ فاروقیہ کراچی)۔

ورم سوجن کو جڑ سے ختم کرنے کا حکم:

اگر بدن میں ورم پیدا ہو جائے یعنی گوشت یا رگوں میں گانٹھ کا پیدا ہونا جس کا بڑھنا یہ غیر طبعی ہوتا ہے یہ ورم کسی بیماری یا آفت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے
اسکی پھر دو قسمیں ہیں:

(۱) ایسے ورم جن کا علاج آسانی سے ہو سکتا ہو (good swelling) کہلاتے ہیں یہ وہ ورم ہوتا ہے جس کا غو (بڑھنا) ست ہوتا ہے آہستہ آہستہ بڑھتا ہے باہر کا غلاف اس کو گھیرے ہوتا ہے یہ سوجن محدود ہوتی ہے اور بڑھ کر خون میں منتقل نہیں ہوتی یہ سوجن علاج سے ٹھیک ہو جاتا ہے ایسے سوجن ورم کو کاٹنا یا جڑ سے نکالنا جائز نہیں ہے۔

(۲) دوسرے وہ ورم یا سوجن جو لا علاج ہوتے ہیں اور ام خبیثہ کہلاتے ہیں یہ وہ سوجن ہے جو تیزی سے بڑھتا ہے اور بڑھتے بڑھتے جسم میں پھیل جاتا ہے۔

اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) کینسر cancer (سرطان) ،

(۲) سلحات (یہ گوشت میں پیدا ہونے والا ایک خطرناک ورم ہے)۔

کینسر cancer (سرطان):

کینسر بہت عام بیماری ہے یہ ساری دنیا میں پائی جاتی ہے یہ دل کی بیماری کے بعد دوسرے نمبر پر آتی ہے۔ امریکہ چھے ترقی یافتہ ملک میں یہ بیماری سب سے زیادہ ہے وہاں پر پانچ موتوں میں سے ایک موت کینسر کی وجہ سے ہوتی ہے۔ امریکہ میں سب سے زیادہ کینسر پھیپھڑوں کی ہے جس کا سبب تبا کو نوشی ہے یہ بیماری عورتوں میں مردوں سے زیادہ ہے کیا نکتہ عورتیں سگریٹ نوشی زیادہ کرتی ہیں جسم کے مختلف اعضاء میں تشوڑ یا سبز کی غیر نارمل یا غیر طبعی طریقے سے تعداد میں بڑھتے ہیں ان غیر طبعی ساختوں کو رسولی کہتے ہیں یہ ارد گرد تشوڑ کو تباہ کر دیتے ہیں۔ یہ سبز مقامی طور پر پیدا ہونے کے بعد بلڈ ویسلو یا لمفیک ویسلو کے ذریعے سارے جسم میں پھیل جاتے ہیں۔ اور ارد گرد کی تشوڑ کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔

کینسر دو قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) بے ضرر Benign یہ ٹیومرز ہوتے ہیں۔

(۲) ضرر رساں Malignant یہ مہلک ٹیومرز ہوتے ہیں بی ٹن ٹیومرز ایک جگہ پر ہوتے ہیں۔ ان کو آپریشن سے نکال دیا جائے تو مریض کو آرام آ جاتا ہے اور دوبارہ نہیں ہوتے کینسر کی مختلف قسمیں ہیں مثلاً جلد کا کینسر، پھیپھڑوں کا کینسر، دماغ کا کینسر، قولون کا کینسر، عورتوں کی چھاتی کا کینسر رحم کا کینسر منہ اور حلق کا کینسر، معدے کا کینسر کینسر کی علامات کا فوراً پتہ نہیں چلتا یہ جب پھیل چکا ہوتا ہے تب اس کا پتہ چلتا ہے کینسر چونکہ ایسی خطرناک بیماری ہے جس کی وجہ سے مریض موت کی منت تک پہنچ جاتا ہے اور اس کا بچنا بہت مشکل ہوتا ہے یہ کینسر کا درم چاہے بدن کے کسی حصے میں ہو اس کا سرجری کے ذریعے نکالنا بالکل جائز ہے۔

آپریشن سرجری برائے تشخیص مرض:

تشخیص وہ فن یا دہ راستہ ہے جس سے مرض کی نوعیت کا جاننا آسان ہوتا ہے تشخیص کی یہ تعریف دو باتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) تشخیص طب کا ایک فن ہے۔

(۲) تشخیص کا مقصد مرض کو پہچاننا ہے۔ اور طب میں یہ دونوں چیزیں بڑی اہم ہیں۔ اس فن کو حاصل کرنے کے لئے اس کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کی صحبت اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس فن کو سیکھے بغیر مرض کی تشخیص کرنا جائز نہیں ہے۔

تشخیص سے حاصل ہونے والے علم کی چار صورتیں بنتی ہیں چاروں کا حکم الگ الگ ہے۔

(۱) ڈاکٹر کو مرض ہونے کا یقین ہو تو اس یقین کے مطابق اس مرض کا جو بھی علاج ہو کرنا درست اور جائز ہوگا اگرچہ سرجری آپریشن ہو۔

(۲) ڈاکٹر کو تشخیص کرنے کے بعد مرض کا ظن غالب ہو تو اس ظن غالب کا اعتبار ہوگا شک کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا اور علاج کرنا ڈاکٹر کے لئے جائز ہوگا چاہے وہ سرجری ہی کیوں نہ ہو۔

(۳) ڈاکٹر کو مرض کا یقین نہ ہو بلکہ مرض کا شک ہو تو اس صورت میں ڈاکٹر توقف کرے گا اگر مریض یا ڈاکٹر شک والی تشخیص کو بنیاد بنا کر سرجری کرنا چاہے تو ڈاکٹر کے لئے ایسا آپریشن کرنا جائز نہیں ہے، یہاں تک کہ شک والا پہلو ختم ہو کر کسی جہت کا غالب گمان ہو جائے۔

(۴) مرض کا وہم ہو یقین نہ ہو تو ایسی صورت میں ڈاکٹر اور مریض کے لئے مرض موہوم کا آپریشن سے علاج کرنے کی اجازت

نہیں ہے اس لئے کہ اس صورت میں غالب گمان بیماری کا نہ ہونا ہے اور اعتبار غالب گمان کا ہوتا ہے۔

سرجری آپریشن برائے پوسٹ مارٹم:

پوسٹ مارٹم کا تعارف:

پوسٹ مارٹم انگریزی زبان کا ایک مرکب لفظ ہے۔ جس میں پوسٹ کے معنی ہیں After یعنی بعد اور مارٹم کے معنی ہیں Death یعنی موت۔ چنانچہ پورے لفظ کا با محاورہ ترجمہ بعد الموت یا موت کے بعد ہوگا۔ میڈیکل ڈسٹنری میں پوسٹ مارٹم کا اصطلاحی مفہوم یہ بیان کیا گیا ہے۔

" the post mortem ,exemination of body ancluding the anternal organs and atructure offer dissection so as to determine the causes of death or the nature of pathological changes "

یعنی مردہ جسم کو کھول کر اس کے اندرونی اور بیرونی اعضاء کا معائنہ کرنا تاکہ موت کا سبب معلوم ہو سکے۔

ڈاکٹری کے پارکھ کی انگریزی کتاب "Text book of medical jurisprudences

"texticology docter" میں میڈیکولاجیکل اناپسی کی تعریف یوں کی گئی ہے۔ قانون کے مطابق کسی رجسٹر میڈیکل ڈاکٹر کے ذریعے جسم انسانی کے اندرونی اور بیرونی اعضاء کا معائنہ کر کے موت کا وقت اور وجہ متعین کرنا۔ پتھا لوجیکل اناپسی کے ذریعے امراض کی تشخیص اور طبی ترقی کے راستے کھلتے ہیں۔

(پوسٹ مارٹم کی شرعی حیثیت مضمون مولانا الطاف الرحمن بنوی سہ ماہی المباحث الاسلامیہ جلد ۴ شمارہ ص ۵۱)۔

اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ پوسٹ مارٹم لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی موت کے بعد کے ہیں اس کا مقصد ہوتا ہے کہ موت کا سبب اور موت کی مدت معلوم کی جائے (اسلامی فقہ جلد ۲ ص ۲۳۲ مولانا مجیب اللہ ندوی طبروگر یونیورسٹی لاہور)

اقسام و انواع:

طریق کار کے اعتبار سے پوسٹ مارٹم کی دو قسمیں ہیں یا پھر مروجہ پوسٹ مارٹم معائنہ دو حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

(۱) ظاہری معائنہ (external examination)

(۲) اندرونی معائنہ (internal examination)

ظاہری معائنہ کی تفصیل اور طریق کار:

بازوؤں اور ٹانگوں بالخصوص ہاتھوں، ہتھیلیوں اور انگلیوں کی وضع و پوزیشن کا مشاہدہ، لباس کا مشاہدہ اور اس پر کسی پھٹن یا کسی بن کا ٹوٹا ہوا ہونا، لباس کا بے ترتیب ہونا، جو کسی جھکڑے یا آپادھاپی پر دلالت کرے، کو درج کرنا، لباس پر کٹاؤ، سوراخ یا بارودی اسلحہ کی بناء پر جلن سیاہی کا جسم پر واقع شدہ زخموں سے مقابلہ کرنا، خون کے داغوں کا معائنہ کرنا، زہر، قے یا براز کے داغوں کو کیمیائی تحلیل کے لئے محفوظ رکھنا، اور ان کی بو کی طرف خصوصی توجہ کرنا کوئی پھندا ہوا تو اسے بیان کرنا اور کھولنے سے پہلے اس کی تصویر کشی کرنا، اگر ممکن ہو تو گرہوں کو ایسے ہی محفوظ کر لینا اور نہ ان کو ڈھیلا کرنے اور کھولنے سے پہلے تفصیل سے ان کی جائے وقوع اور ان کی قسم کا بیان کرنا، کیونکہ گرہ لگانے کا طریقہ شہادت میں اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ کپڑوں کو احتیاط کے ساتھ بغیر پھاڑے اتارا جائے اور اگر ان کو سالم اتارنا ممکن نہ ہو تو ان کو بے ترتیبی سے نہ کاٹا جائے بلکہ سلائوں پر سے ادھیڑ لیا جائے سر سے پیر تک اور کمر سے سینہ وغیرہ جسم کی ظاہری سطح کا احتیاط کے ساتھ معائنہ اور مندرجہ ذیل تفصیل کو مد نظر رکھا جائے۔

(۱) وہ آثار و علامات جو موت کے بعد کی مدت پر دلالت کرتے ہیں۔ مثلاً مقعد کا درجہ حرارت، جسمانی تپاؤ، نیلگوں دھبے، (lividity) دوران خون رکسنے سے جسم کے ان حصوں میں جو زمین کے ساتھ متصل ہوں خون جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے، جس کی بناء پر ان حصوں کی انتہائی باریک خون کی نالیاں (capillaries) خون سے پھول جاتی ہیں اور تھپتھپ سطح پر یہ نیلے دھبے سے ابھر آتے ہیں۔ یہ عمل موت سے ایک گھنٹہ بعد شروع ہوتا ہے اور چار سے بارہ گھنٹوں میں نمایاں ہو جاتا ہے۔ ان دھبوں کا محل وقوع اور مقدار و پیمائش، نش کے سمجھ اور تسخ (پھولنا اور پھٹنا) کی وسعت۔

(۲) غیر شناخت شدہ لاشوں میں شناختی نشان مثلاً عمر (اس کی تصدیق دانتوں کی مدد سے اور اگر ضرورت ہو تو ایکس رے کی مدد سے) جنس، نوع، جسامت، جلد، بال، اور آنکھوں کی رنگت، گودنے کے نشانات، بھرے ہوئے زخموں کے نشانات اور دیگر خصوصیات، غیر شناخت شدہ افراد کی تصویر کشی پوسٹ مارٹم معائنہ کے اگلے مراحل سے پہلے ضروری کر لی جائے۔

(۳) تقریبی وزن اور پیمائش کر کے قد کا ذکر ضرور کیا جائے خواہ نش کی شناخت ہو چکی ہو یا نہیں۔ جلد پر خون، مٹی، قے، براز، زہر یا بارود کے داغ دھبوں کا معائنہ، معائنہ کرنے والا ان کا صحیح اور تفصیلی بیان مع ان کے خاکوں کے درج کرے یا اگر ممکن ہو تو ان کی تصویر اتار لے۔

(۴) بازوؤں پر اور رانوں اور کولہوں پر سونچوں کے نشانات کو نظر انداز نہ کیا جائے کیونکہ ان سے کسی دوائی وغیرہ کی عادت میں مبتلا ہونے کی طرف اشارہ مل سکتا ہے۔ تشدد کی علامات مثلاً خراش، زخم، جلن، کھولتے ہوئے پانی وغیرہ کی جلن، بالوں کی جھلسن وغیرہ کو بمعہ ان کی پیمائش پوری تفصیل سے ذکر کرنا۔ اس ضمن میں سر اور گردن کا معاینہ انتہائی احتیاط سے کیا جائے۔ گردن کے گردی باندھنے یا ناختوں کے نشانات کا معاینہ کیا جائے۔

(۵) جسم کے قدرتی سوراخوں مثلاً منہ، نچھنے، کان، مقعد، عورت کے قبل کا زخم، خارجی اشیاء اور خون وغیرہ کے اعتبار سے معاینہ، منہ اور نچھنوں پر جھاگ، دانتوں کے اعتبار سے زبان کا مقام، ہونٹوں اور منہ پر گلا دینے والی شے کے اثرات اور الکحل اور کار بالک تیزاب کی بو۔

(۶) ریلوے اور ٹریک کے دوسرے حادثات کی صورت میں آنکھوں کا مشاہدہ ضروری ہے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ غیر معلوم شخص تابیٹا ہوا اور اس کی تابیٹائی اس حادثے کا موجب ہو۔ ہاتھوں کا معاینہ، انگلیوں میں کلٹن، اور انگلیوں کے جڑوں کے جوڑوں کے اوپر خراش کے لئے، اگر مٹھی بچھنی ہوئی ہو تو دیکھنا کہ ہاتھ میں کوئی شے پکڑی ہوئی ہے یا نہیں؟ پھر تشویش کو دھویا جائے اور اگر ضروری ہو تو سر کو موٹ دیا جائے اور نیل کے داغوں یا خراشوں کی مزید تفتیش، جو خون یا مٹی کی وجہ سے پوشیدہ رہ گئی ہوں خصوصاً گردن اور منہ کے گرد۔ ظاہری معاینہ میں یہ بھی شامل ہے کہ عورت کے قبل کی گدی یا پمباہ (vaginal swab) ضرور لیا جائے، چھری خنجر وغیرہ کے زخموں کو جسم چیرنے سے پہلے سلاخ ڈال کر دیکھا جائے۔ کسی ہڈی کا ٹوٹا ہوا ہونا یا جوڑا اپنی جگہ سے ہلا ہوا ہونا بھی زیر نظر رہے۔ ایسے قرائن کی تلاش ہو جن سے معلوم ہو سکے کہ متوفی دائیں ہاتھ سے کام کرنے کا عادی تھا یا بائیں سے؟ ظاہری معاینہ سے موت کے سبب کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے مثلاً:

(۱) جلد کی مخصوص رنگت شوخ سرخ کاربن مولو آکسائیڈ گیس کا اثر۔

(۲) چہرے کے پرانے بھرے ہوئے زخم یا پرانے جلنے کے آثار، مرگی۔

(۳) باریک ناخنوں کے اثرات گلا گھونٹنا۔

(۴) سوئی کے نشانات، عادی نشہ وغیرہ۔

(۵) پاؤں کی سوجن اور ٹانگوں کی وریڈوں کا پھولا ہوا ہونا۔ انجماد خون thrombosis اور (پھیپھڑوں کی چھوٹی شریانوں میں منجمد خون وغیرہ کے ٹکڑے کا پھنس جانا) pulmonary embolism کا اندیشہ۔

ظاہری معاینہ کا حکم اور شرعی حیثیت:

ظاہر معاینہ چند شرائط کے ساتھ جائز ہے تا جائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں:

(۱) معاینہ بقدر ضرورت ہو، مقصد پورا ہو جانے کے بعد مزید معاینہ کرنا اور لاش کو ادھر ادھر پلٹنا جائز نہیں ہے۔

(۲) معاینہ پردہ میں ہو عورت غلیظہ پر مکمل پردہ ہو، اگر عورت غلیظہ کے معاینہ کی ضرورت پڑے تو بقدر ضرورت ستر کھولا جائے اسے ایک مثال ہے سمجھ لینا بہتر ہے۔ medicolegal case کے طور پر ایک بائیس سالہ نوجوان کی نعش لائی گئی جس کو خنجر کا وار کر کے ہلاک کیا گیا تھا، اس کی بیضوی شکل کا بھٹکا ہوا زخم ۳ سم لمبا اور ڈیڑھ سم چوڑا کمر پر لگا، یہ زخم دائیں کمر پر درمیان سے ساڑھے چار سم باہر کی جانب اور دائیں scapula کے ۷ سم نیچے کی جانب واقع تھا۔ ماہرین کا اندازہ تھا کہ زخمی ہونے کے بعد ایک گھنٹہ کے اندر اندر وہ مر گیا ہوگا، کمر کی جانب قیص خون سے بھری ہوئی تھی اور بہت سا خون ضائع ہو چکا تھا اب اس کیس میں ظاہری معاینہ سے موت کا ایسا سبب سامنے ہے جس کی طرف موت کی نسبت یقینی طور پر ہلاکی تردد کے کی جاسکتی ہے۔

(مریض و معالج کے اسلامی احکام ص ۵۷۵ ادارہ نشریات اسلام کراچی)۔

مولانا مجیب اللہ ندوی صاحب لکھتے ہیں:

جہاں تک ظاہری معاینہ کا تعلق ہے، یہ ہر حادثاتی موت اور قتل کی صورت میں کرنا ضروری ہے، اور اس میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے، البتہ عورت کے ظاہری معاینہ میں بھی مرد ڈاکٹر کو اس کی اجازت نہ ہونی چاہیے کہ وہ غیر محرم کے جسم کو چھوئے، ظاہری معاینہ ہی پر دیت، قصاص یا قسامت وغیرہ احکام مبنی ہیں ظاہری معاینہ کے لئے فقہاء کرام کی یہ جزئیات ہماری رہنمائی کرتی ہیں۔

میت حرو لوذ میا او مجنون تا بہ جرح او اثر ضرب او خنق او خروج دم من اذ نہ اوعینہ و جدنی محلّہ (در مختار جلد ۳۴۵) کسی آزاد آدمی کی لاش اگر چہ وہ غیر مسلم یا پاگل ہی کیوں نہ ہو اس پر کوئی زخم ہو یا مار کا نشان ہو، یا گلا گھونٹنے کے آثار ہوں، یا اس کے کان یا آنکھ سے خون نکلا ہو اگر وہ کسی محلّہ میں پائی جائے۔

اس صورت میں دیت یا قسامت کا حکم اس پر لگایا جائے گا لیکن یہ علاقہ میں نہ ہوں تو پھر اس کے بارے میں صاحب در مختار

کہتے ہیں: ”ولا قسامۃ ولا دية فی میت لا اثر به لانه لیس بقتیل، لأن القتل عرفا هو فانت

الحیة بسبب مباشرة الحی وانہ مات حتف انفه والغرامة تتبع فعل العبد او سیل دم من فمه او انفه او دبره او

ذکره لأن الدم یخرج منها عادة “ (۴۴۴)۔

کوئی قسامت، کوئی دیت اس میت کیلئے نہ ہوگی جس پر کسی قسم کی چوٹ کا نشان نہ ہو، کیونکہ یہ مقتول نہیں سمجھا جاسکتا، اس لئے کہ عام طور پر عرف میں مقتول وہ شخص قرار پاتا ہے جو کسی زندہ انسان کے فعل کی وجہ سے مرا ہو جب ایرانہ ہو تو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ اپنی فطری موت سے مرا ہے اور تاوان بندے کے فعل کے تابع ہے، یا خون اس کے منہ، ناک یا پیشاب، پاخانہ کی جگہ سے نکالا ہو، جہاں سے عادتہ خون نکلتا ہے تو بھی مقتول نہ سمجھا جائے گا۔

علامہ شامی اسی پر لکھتے ہیں: ” هذا اذا نزل من الراس فان علا من الجوف فقتيل “

یہ جب خون سر کی طرف سے آیا ہو، اگر پیٹ سے اوپر گیا ہو تو وہ قتل سمجھا جائے گا۔
اسی طرح جنین کے بارے میں لکھتے ہیں:

” وماتم خلقه الكبير وجد تام الخلقة سقط به اثر الضرب وجب القسامة والدية “

اگر کوئی ساقط شدہ بچہ کسی محلہ یا بستی میں پایا، جس کی جسمانی ساخت مکمل ہو چکی ہو اور اس کے جسم پر چوٹ کے نشانات ہوں تو قسامت یا دیت واجب ہوگی۔

ان عبارتوں سے ایک بات معلوم ہوئی کہ وہ مقتول ہے یا اپنی فطری موت سے مرا ہے، یا اس کے جسم کا کوئی حصہ بے کار کر دیا گیا ہے، اس کا فیصلہ پوسٹ مارٹم کے ظاہری معاینہ کے بعد ہی ہو سکتا ہے فقہاء نے بھی اپنے وقت کے تجربے کے اعتبار سے یہ حکم لگایا ہے، اس لئے ظاہری معاینہ شرعی اعتبار سے صحیح بلکہ بعض صورتوں میں ضروری ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ جب پوسٹ مارٹم سے ظاہری اسباب اس کے قتل ہونے کے ل جائیں اسی پر شرعی فیصلہ کر دیا جائے گا دوسرے احتمالات کی وجہ سے اسے ملتوی نہیں کیا جائے گا البتہ مسلمان عورت کے ظاہری معاینہ کے لئے بھی کسی غیر محرم مرد کو اس کی اجازت شرعاً نہیں دی جاسکتی، اس کے لئے کسی عورت کا ہونا ضروری ہے۔ (اسلامی فقہ جلد ۲ ص ۲۳۱ ج ۳)۔

اندرونی معاینہ کی تفصیل اور اس کا طریق کار:

ہر کیس میں تینوں جوفوں کے اعضاء کا مکمل معاینہ ضروری ہے باوجود یہ کہ ایسی حالت پائی جا چکی ہو جو ظاہر موت کا سبب بننے کو کافی ہو کیونکہ بصورت دیگر (یعنی اگر کسی اہم عضو کا معاینہ نہ کیا گیا ہو) تو اس کے بارے میں آئندہ سوالات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

حرام مغز کا معاینہ صرف اسی صورت میں لیا جائے گا جب کہ ریزہ کی ہڈی کو زخم لگا ہو یا کوئی۔۔۔ ایسا زہرا استعمال کرایا گیا ہو جو حرام مغز پر اثر انداز ہوتا ہو مثلاً کچلہ وغیرہ یا حرام مغز سے متعلقہ کوئی مرض ہو مثلاً ٹینٹنس (tetanus) سب سے سہل طریقہ یہ ہے کہ پوسٹ مارٹم اس جوف سے شروع کیا جائے جو سب سے زیادہ متاثر ہوا ہو۔ اور نشتر ہر کیس کے اپنے خصوصی حالات کے مطابق دیا جائے مثلاً سینے کے چھری خنجر وغیرہ کے زخم میں عام طور پر دئے جانے والے چیر سے عدول کیا جائے تاکہ ان زخموں کو نہ چھینا جائے بلکہ اسی طرح برقرار رکھا جائے۔ عام قاعدہ کے مطابق تھوڑی سے لیکر پیر تک چیر دیا جائے گا البتہ پیٹ کو احتیاط سے کھولا جائے گا تاکہ آنتوں کو کوئی زخم نہ پہنچے۔

سینہ کی دیواروں کو، بافتوں (tissues) جلد اور گردن کی اندرونی بافتوں کو دائیں بائیں پلٹ دیا جائے اور جہاں گلا گھونٹنے کا شبہ ہو وہاں جلد کی اندرونی سطح اور گردن کے اندرونی حصوں کا بغور مطالعہ کیا جائے۔

سینہ کی درمیانی ہڈی (sternum) کو دونوں جانب کی پسلیوں کے غضروف (cartilages) سے کاٹ کر جدا کر لیا جائے اور ضرورت ہو تو ہنسی کی ہڈی کو بھی آری سے کاٹا جائے، کچھ چیرنے سے پیشتر جوف بطنی اور اسکے اندر اعضاء کی حالت کا مشاہدہ کیا جائے تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس جوف میں کوئی اور رطوبت وغیرہ یا یہ کہ اعضاء میں کوئی سوراخ ہے یا کسی عضو کو کوئی زخم پہنچا ہے، اگر اس احتیاط کو نہ برتا جائے تو معاینہ کرنے والا اشتباہ میں پڑ سکتا ہے کہ بعد میں کسی مرحلہ پر نظر آنے والا خون یا زخم پہلے سے موجود تھا یا اس کے پیٹ کو چیرنے کی بدولت ہوا۔ اسی احتیاط کو سینہ اور زرخہ کھولتے ہوئے برتا جائے۔

چاقو کو پھر نچلے جڑے کے اندرونی جانب پھیرا جائے تاکہ زبان کے منسلکات (attachment) کو جدا کیا جاسکے، زبان کو پھر حلق کے کاٹے ہوئے حصے کی جانب سے کھینچ لیا جائے اور چاقو کی کچھ تھوڑی سے اور تحریک سے اس کو بمعہ "mydid" ہڈی، حلق، زرخہ سانس کی نالی اور مری کی پچھلی جانب سے آگے لایا جائے۔

بیماری کے آثار اب آسانی ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ زرخہ، سانس کی نالی اور مری میں قے شدہ مواد کا معاینہ کیا جائے اور تجزیہ کے لئے محفوظ کر لیا جائے۔ زبان میں اب کچھ نشتر لگائے جائیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس میں نیل تو نہیں؟ مری سانس کی نالی اور زرخہ کو کاٹا جائے اور ان کا معمول کے خطوط پر معاینہ کیا جائے۔ قاعدہ کے طور پر بہتر یہ ہے کہ سینے کے تمام اعضاء کو بمعہ زبان، زرخہ اور حلق جدا کر لیا جائے البتہ اس سے پیشتر مری کے نچلے سرے پر ایک گرہ لگادی جائے تاکہ معدہ کے اجزاء باہر نہ نکل سکیں۔

اب پھپھڑوں پر نظر کی جائے اور وہی نشتر جو سانس کی نالی پر لگایا تھا، اس کو بڑھا کر سانس کی نالی اور چھوٹی نالیوں تک کھینچا جائے تاکہ جھاگ اور کوئی خارجہ شے اگر موجود ہو تو حاصل ہو سکے۔

قلب کا معاینہ پہلے ظاہری اور بیرونی ہوگا پھر اندرونی۔ اس کے خانوں (دالوں) کو اور سب سے اندر کی جھلی کو ظاہر کیا جائیگا۔ دل کے عضلات کی حالت پر نظر رکھی جائے۔ قلبی شریانوں کو کھولا جائے اور شریان اعظم (آدرطہ) کی صحت کا اندازہ لگایا جائے، قلب اور خون کی قلبی نالیوں کا ایک ٹکڑا خورد بینی مطالعہ کے لئے علیحدہ کیا جائے۔

اس کیس میں جہاں "air embolism" یعنی ہوا کا بلبلہ خون کی نالی میں آ گیا ہو اور قلب کی دموی نالیوں میں سے کسی نالی کا راستہ بند کر دیا ہو) کا شبہ ہو، جھلی کی اس ہتھیلی کو جس میں قلب واقع ہے، پانی سے بھر لیا جائے۔ اس کے بعد قلب کے خانوں میں سوراخ کر کے قلب کے دبانے سے پانی میں ہوا بلبلے کی شکل میں نمودار ہوگی۔ قلب کے دائیں حصے میں خون جھاگ دار ہوگا، سینے کے بعد پیٹ کا معاینہ کسی زخم یا بیماری کے لئے کیا جائے۔ نظام ہضم کے پورے سلسلے کو اس طول میں کھولا جائے، رحم اور اس کے تعلقات اور عورت کے قبل کا معاینہ زخم، اسقاط، پیدائش وغیرہ کے لئے کیا جائے، مثانے کا معاینہ قارورہ نکالنے کے بعد کیا جائے اور پراسٹیٹ غدود "prostate gland" کی حالت ملاحظہ کی جائے سر کھولنے کے لئے سر کی جلد وغیرہ کو ایک کان سے دوسرے کان تک اوپر کی جانب سے چیر دیا جائے اور پھر جلد وغیرہ کو آگے پیچھے پلٹ دیا جائے، ان کانوں کے ذرا اوپر سے پوری کھوپڑی کو آری سے کاٹا جائے کھوپڑی سے متصل اندر کی جھلی کا مشاہدہ کر کے اس کو کاٹ کر دماغ کو ظاہر کیا جائے، دماغ کا اس کی جگہ معاینہ کے بعد اس کو سنانے کی جانب سے انگلیاں داخل کر کے جدا کر لیا جائے اور حرام مغز سے کاٹ لیا جائے، دماغ کی ظاہری سطح اور اس کے قاعدہ (base) کا جریان خون، زخم یا مرض کے لئے معاینہ کیا جائے اور دماغ کی دموی رگوں کی کیفیت کا اندازہ کیا جائے پھر دماغ کے اندرونی مطالعہ کے لئے اس کو کاٹا جائے۔

سر کے قاعدے base کے مطالعہ کے لئے جھلیوں کو دور کیا جائے اور دیکھا جائے کہ ہڈی تو کہیں سے ٹوٹی ہوئی نہیں۔ اگرچہ ہڈی ٹوٹنے پر جریان خون خود دلالت کرتا ہے لیکن ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا اور اگرچہ جھلیوں کا دور کرنا خاصا دشوار ہے پھر بھی اس احتیاط کو کسی قیمت پر نظر انداز نہ کیا جائے۔

زہر خوری اور زہر خورانی کی صورت میں توجہ زیادہ تر نظام ہضم پر مبذول رہے گی اس کیس میں منہ اور گلے کے موائینہ کے بعد معدے کو، اس کے دونوں سوراخوں سے دوہری گرہ لگا کر ان دونوں گروہوں کے درمیان کاٹ کر علیحدہ کر لیا جائے، یہ امر انتہائی ضروری ہے کہ بطن جوف کے ٹھوس اعضاء معدے اور آنتوں میں موجود مواد سے آلودہ نہ ہوں، کیونکہ آنتوں اور ٹھوس اعضاء میں زہری نسبتی و اضافی مقدار سے زہر خوری کے بعد کی مدت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ جدا کرنے کے بعد معدے کو ایک صاف شیشے کی ڈش میں رکھ کر اس کو کاٹا جائے اور معدے میں موجود اجزاء کا معاینہ کیا جائے، اب ٹھوس اعضاء کو جدا کیا جائے اور معاینہ کسی الگ الگ ظروف

میں کیا جائے پورا یا کم از کم نصف جگر، دونوں گردے اور طحال (تلی) کو تجزیہ کے لئے لیا جائے۔

چھوٹی آنت کو بڑی آنت کے قریب سے گرہ دے کر قطع کر لیا جائے اور پھر اس کو کھول کر اس کا معاینہ کیا جائے، پھر ایک مرتبان میں اس کے اجزاء سمیت رکھ دیا جائے بڑی آنت کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے اور بعض صورتوں میں دماغ اور پیچھڑوں کے تجزیہ کے لئے بھی یونہی کیا جائے۔

تقریباً دس اونس خون قلب اور خون کی بڑی نالیوں سے اس کیس میں حاصل کیا جائے جس میں اڑنے والے زہر مثلاً کلورو فام، الکل یا ہائیڈرو سائیٹک، تیزاب (hydro cyanic acid) کا شبہ ہو یا گیس کے اثر سے مرنے کا واقعہ ہوا ہو۔
سرمد اور سم الفار (سکھیا) کے زہر خوری میں لمبی ہڈیوں کے ٹکڑے تجزیہ کے لئے جدا کر دئے جائیں۔ (سرماہی، منہاج، لاہور مضمون ڈاکٹر عبدالواحد صاحب مدظلہ جلد نمبر ۲ شمارہ ۲)۔

انسانی معاشرے میں جرائم کا وجود ایک تلخ حقیقت ہے جس سے کسی صورت انکار نہیں کیا جاسکتا جرائم اور ان کے اسباب و محرکات کا خاتمہ، مجرموں کی سرکوبی اور عدل و انصاف کا قیام ہمیشہ سے انسانیت کے مطلوب و محبوب مقاصد میں شامل رہا ہے، جرائم کے اصل کرداروں تک رسائی اور بے گناہ کی بریت، مجرموں کی سرکوبی اور انصاف میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اور اسی سلسلے میں پوسٹ مارٹم، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور عدلیہ کی مدد کرتا ہے۔

جرائم کی تفتیش میں پوسٹ مارٹم کی اہمیت کچھ مثالوں سے واضح ہو جائے گی۔

☆ ایک شخص کو سڑک پر گاڑی چلاتے ہوئے دل کا دورہ پڑا، جس سے گاڑی پر کنٹرول نہ رہا گاڑی بے قابو ہو گئی اور سڑک کے کنارے ایک شخص پر جا چڑھی گاڑی کی تباہی اور دو آدمیوں کی موت کو دیکھنے والوں نے محض ایک حادثہ قرار دیا پوسٹ مارٹم سے اصل حقیقت کھل گئی کہ دل کا دورہ پڑنے سے ڈرائیور کی موت واقع ہو چکی تھی اور کم از کم ڈرائیور کی موت ایکسیڈنٹ کا نتیجہ نہیں تھی

☆ ایک ایکسیڈنٹ میں پوسٹ مارٹم سے معلوم ہوا کہ ڈرائیور نے غیر معمولی مقدار میں شراب پی رکھی تھی۔

☆ معاشرہ میں ایک معروف اور با اثر شخصیت کا انتقال ہو گیا اور اس کے کئی حریفوں اور مخالفین نے سکھ کا سانس لیا، متونی کے ورثہ اور متعلقین نے مخالفین پر الزام لگایا کہ انہوں نے متونی کو اپنے راست کی رکاوٹ سمجھتے ہوئے آہستہ آہستہ (یا فوری) اثر کرنے والا زہر دے کر قتل کیا ہے، عدلیہ کے حکم پر لاش کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان کے شکوک و شبہات یا الزامات صحیح نہیں تھے، متونی دل کا دورہ پڑنے سے یا کسی اور وجہ سے اچانک انتقال کر گئے تھے

☆ ایک قدرتی یا سازش کے تحت ہونے والے فضائی حادثے میں کئی نامور اور اہم ملکی اور غیر ملکی شخصیات کی موت ایسے واقع ہوئی کہ انسانی ڈھانچے بکھرے ہوئے اعضاء اور گوشت کے ٹوٹھڑے باہم مل گئے۔ کسی ایک لاش اور اس کے اجزاء و اعضاء کی شناخت ممکن نہ رہی تو ڈاکٹروں نے پوسٹ مارٹم اور طبی معاینہ کے ذریعے لاشوں کی شناخت کر لی اور ایک ہی انسان کے بکھرے ہوئے اعضاء اور گوشت کے ٹوٹھڑوں کو شناخت کر کے اکٹھا کر دیا، جس سے اس کے ورثہ اور متعلقین کو تدفین وغیرہ میں آسانی ہوگی۔

☆ کسی دریا، نہر یا ڈیم میں تیرتی ہوئی ایک گلی سڑی لاش ملی، کیا متوفی ڈوب کر ہلاک ہوئے کہ تیرنا نہیں جانتے تھے یا قتل کے بعد کسی نے جرم چھپانے کے لئے لاش کو پانی میں ڈال دیا؟ متوفی نے خودکشی کے لئے خود نہر یا دریا میں چھلانگ تو نہیں لگائی؟ مرنے والے نے شراب یا منشیات کا استعمال تو نہیں کیا تھا؟ اسی طرح کے دیگر کئی سوالات کا جواب پوسٹ مارٹم سے مل سکتا ہے

پوسٹ مارٹم کے اغراض و مقاصد:

میت کا پوسٹ مارٹم (post mortem) کئی اغراض و مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے جن میں سے چند اہم مقاصد و اغراض مندرجہ ذیل ہیں:

- (۱) غیر معلوم نعش کی شناخت کرنا۔
 - (۲) موت کے بعد کی مدت اور وقت معلوم کرنا یعنی یہ معلوم کرنا کہ موت کب اور کس وقت ہوئی ہے اور اس کے بعد کتنی مدت گزری ہے؟۔
 - (۳) نومولود میں اس امر کی تحقیق کرنا کہ وہ پیدائش کے وقت زندہ تھا یا نہیں اور اگر زندہ تھا تو اس میں زندہ رہنے کی صلاحیت بھی تھی یا نہیں۔
 - (۴) موت کا سبب معلوم کرنا یعنی میت کا انتقال کس ظاہری سبب سے ہوا ہے یہ معلوم کرنا، اور موت کا سبب معلوم کرنے میں کئی مصلحتیں اور مقاصد ہوتے ہیں۔
- الف) اگر کسی شخص کی موت کا سبب معلوم نہ ہو تو تفتیش جرائم کا حکم یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اس کی موت زہر کھانے سے ہوئی یا گلا گھونٹنیسے یا ڈوب کر یا اور کسی پوشیدہ سبب کے نتیجہ میں ہوئی، تاکہ ظالم کی شناخت کر کے اس کو سزا دی جائے، اس کی سرکوبی کی جائے اور جرائم کی راہ محدود کی جائے۔
- ب) بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کا انتقال ہوا اور موت کا سبب معلوم نہیں ہوتا، جس کی بناء پر کسی بے قصور شخص

کوشہ میں گرفتار کر لیا جاتا ہے، اس پر ظلم اور زیادتی کی جاتی ہے، نعش کا پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد یقینی طور پر معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ شخص اپنی طبعی موت مرا ہے یا اس نے خودکشی کی ہے، کسی نے اسے مارا یا قتل نہیں کیا، ایسی صورت میں وہ بے قصور شخص رہا ہو جاتا ہے، اور اس کی جان چھوٹ جاتی ہے۔

(ج) موت کا سبب معلوم کرنے کی ایک حکمت یہ بھی ہوتی ہے کہ بسا اوقات وبائی مرض پھیل جاتا ہے ڈاکٹر پوسٹ مارٹم کے ذریعے موت کے اسباب کا پتہ لگاتے ہیں، اسباب معلوم ہونے پر ان کا علاج اور مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کا حکم صادر کرتے ہیں۔

(۵) تعزیراتی مقدمہ میں موت یا جرم کے اسباب دریافت کرنا۔

(۶) اس کے ذریعے مقاضی امراض کی دریافت کرنا تاکہ اس کی روشنی میں ان امراض کے لئے مناسب علاج اور ضروری احتیاطی اقدامات کئے جاسکیں۔

(۷) تشریح الابدان، علم طب کی تعلیم و تدریس مقصود ہونا جیسا کہ آج کل میڈیکل کالجوں میں عموماً لاوارث مردہ شخص کی لاش کی کانٹ چھانٹ (body dissection students) عملی طور پر انسانی اعضاء کا مشاہدہ کر سکیں اور انسانی اعضاء کی ترکیب، ہڈیوں کے جوڑ، مختلف اعضاء کے درمیان تناسب اچھی طرح معلوم ہو سکے، آئندہ عملی میدان میں آپریشن کرنے میں سہولت ہو نیز مرض بیماری اور اس کے اسباب اور طریق علاج پر عبور حاصل ہو۔

اس وقت پوسٹ مارٹم عموماً مندرجہ بالا اغراض و مقاصد کے لئے کیا جاتا ہے۔ لیکن طب و سائنس کے میدان میں جس رفتار سے روز بروز ترقی ہو رہی ہے، اس کے پیش نظر مستقبل قریب یا بعید میں انسان نے طبی علوم کی ترقی کے نتیجے میں مزید کئی اغراض و مقاصد ایسے سامنے آ سکتے ہیں جو بظاہر انسانی لاش کی قطع و برید کا تقاضا کرتے ہوں۔

اندرونی معاینہ کا حکم:

میت کا اندرونی معاینہ کرنا یعنی لاش کی چیر پھاڑ کر ناشرعاً اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی جس کے دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی دلیل: اندرونی معاینہ (internal examination) کی صورت میں پوسٹ مارٹم کا عمل حرمت انسانیت، مکرم آدمیت اور تعظیم بشریت کے خلاف ہے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مکرم و معزز پیدا فرمایا اور اس کا قرآن کریم میں واضح اعلان موجود ہے۔

قال الله تعالى: ولقد كرمنا بني آدم “ (سورة الاسراء آیت نمبر ۷۰).

ہم نے بنی آدم کو معزز و مکرم پیدا کیا اور انسان کا پوسٹ مارٹم کرنا انسان کی حرمت اور تعظیم کے خلاف ہے اور انسان کی توہین ہے۔

دوسری دلیل:.....

شرعاً جیسے ایک زندہ انسان کے اعضاء کا کاٹنا اور اس کی ہڈیاں توڑنا جائز نہیں ہے، اسی طرح مردہ انسان کے اعضاء کا کاٹنا اور اس کی ہڈیاں توڑنا جائز نہیں ہے، یہ ایک مسلمہ مسئلہ ہے جو بے شمار احادیث سے ثابت ہے اس کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس سے مردہ کو تکلیف ہوتی ہے ہم وہ احادیث بیان کرتے ہیں جن سے یہ مسئلہ معلوم ہوگا کہ میت کی ہڈیاں توڑنا یا اس کے بدن میں کانٹ چھانٹ کرنا ناجائز اور حرام ہے

پہلی حدیث:.....

سنن ابی داؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کسر عظم الميت کسرہ حیا (سنن ابی داؤد کتاب الجنائز جلد ۲ ص ۱۰۴) کسی مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے کہ زندہ انسان کی ہڈی توڑنا یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ احادیث کی بہت سی کتب میں مروی ہے سنن ابن ماجہ میں بھی انہی الفاظ کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے البتہ ابن ماجہ میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں فی الاثم کا اضافہ ہے مؤطا امام مالک میں بھی حضرت عائشہ کی یہ حدیث مروی ہے۔

حدیث کا شان ورود:

قال السيوطي في بيان سبب الحديث عن جابر "خرجنا مع رسول الله ﷺ في جنازة فجلس النبي ﷺ على شفير القبر وجلسنا معه فاخرج الحفار عظماً ساقاً أو عضداً فلذهب ليكسره فقال النبي ﷺ لا تكسرها فان كسر كاياه ميتا ككسر كاياه حياً ولكن دسه في جانب القبر قاله في فتح الودود “ (عون المعبود جلد ۹ ص ۱۱۶ ط دار الكتب العلميه بيروت لبنان).

علامہ جلال الدین سیوطی نے اس حدیث کا شان ورود یہ بیان کیا ہے کہ جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضور ﷺ کے ساتھ جنازے میں گئے تو حضور ﷺ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور ہم بھی آپ کے ساتھ بیٹھ گئے تو قبر کو ہونے والے نے ایک ہڈی

نکالی پنڈلی تھی یا بازو اور اس کو توڑنے لگا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسے مت توڑ کیونکہ تمہارا اسے توڑنا ایسے ہے جیسا کہ تمہارا اسے زندہ ہونے کی حالت میں توڑنا لیکن اس کو قبر کی ایک طرف دفن کر دو۔

فائدہ:.....

مذکورہ حدیث صحیح ہے یا کم از کم حسن ضرور ہے اس کے ثقہ ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے کہ امام مالک نے اس کو اپنی کتاب مواطین نقل کیا ہے امام بیہقی نے اسے موقوف نقل کرنے کے بعد تین مختلف سندوں کے ساتھ مرفوع بھی نقل کیا ہے علامہ ابن القطان نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ حافظ ابن دقیق العید نے کہا کہ یہ حدیث امام مسلم کی شرط پر پوری اترتی ہے:

” قال فی المرقاة ملا علی القاری ” (رواہ مالک و ابو داؤد) قال میرک و سکت علیہ (وابن ماجہ) قال میرک و رواہ ابن حبان فی صحیحہا وقال ابن القطان سندہ حسن “

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح جلد ۴ ص ۹۷ مکتبہ امدادیہ ملتان)

حدیث کی تشریح:

نبی علیہ السلام کے اس مختصر اور جامع جملے سے جہاں احترام انسانیت اور میت کے ساتھ نرمی کا درس ملتا ہے وہاں یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ جس طرح زندہ انسان کی ہڈی توڑنے سے اسے تکلیف ہوتی ہے ایسے ہی مردہ انسان کی ہڈی توڑنے سے مردہ انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جب زندہ انسان کو کسی بھی طرح سے تکلیف دینا جائز نہیں تو مردہ انسان کو تکلیف دینا بدرجہ اولیٰ جائز نہیں۔ اس لئے کہ زندہ انسان کو اگر تکلیف دی جائے مثلاً اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں یا کسی اور طرح سے اسے تکلیف دی جائے تو اس سے غنودہ گزر کی توقع کی جاسکتی ہے لیکن مردہ انسان دنیا سے رخصت ہو گیا دنیا کے تمام تر معاملات اس کے دامن سے چھوٹ گئے عالم برزخ کا مسافر بن گیا اس سے غنودہ گزر کی امید ختم ہو جاتی ہے۔ اب اگر کوئی شخص اسکے جسم و اعضاء کی چیر بھاڑ یا قطع و برید کر کے اسے تکلیف دینا یا پہنچائے تو اس کی معافی کی امید ختم ہو جائے گی، لہذا زندہ انسان کی نسبت مردہ انسان کے جسم و اعضاء میں زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔ بے شمار محدثین و شراح نے مذکورہ حدیث سے یہ مسئلہ مستنبط کیا ہے کہ میت کی ہڈی توڑنا حرام و ناجائز ہے اور اس سے میت کو ایسی ہی تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ کو تکلیف ہوتی ہے۔

بذل المجہود شرح سنن ابی داؤد میں علامہ سہارنپوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ” قال الطیبی فیہ اشارۃ الیٰ انہ لایہان المیت کما

لا یہان الحي وقال ابن الملک والیٰ ان المیت یتالم وقال ابن حجر من لوازمہ انه یتلذذ بہ الحي “

(بذل المجهود جلد ۴ ص ۲۰۸ ط مکتبہ قاسمیہ ملتان)۔

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ جس طرح زندہ انسان کی توہین جائز نہیں، اسی طرح میت کی توہین بھی جائز نہیں ہے۔

علامہ ابن الملک فرماتے ہیں کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح زندہ انسان کو قطع و برید سے تکلیف ہوتی ہے اسی طرح مردہ کو بھی تکلیف ہوتی ہے۔

علامہ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ جس چیز سے زندہ لطف اندوز ہوتا ہے اس سے مردہ بھی لذت اندوز ہوتا ہے۔ انجاء الحلیہ میں ہے شیخ عبدالغنی صاحبؒ فرماتے ہیں: ”قال ابن عبد البر يستفاد منه ان الميت يتألم بجميع ما يتألم به الحي ومن لوازمه انه يستلذ به الحي“ (حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۶ قدیمی کتب خانہ کراچی)۔ علامہ بابؒی فرماتے ہیں: ”یرید ان له من الحرمة فی حال موته مثل ماله منها حال حیاته وان کسر عظامه فی حال موته یحرم کما یحرم کسرھا حال حیاته“ (موطا امام مالک حاشیہ ص ۲۲۰ نور محمد کتب خانہ کراچی)۔

ترجمہ: مراد یہ ہے کہ میت کو حالت موت میں وہ احترام حاصل ہے جو اسے زندہ ہونے کی حالت میں حاصل ہوتا ہے اور موت کی حالت میں میت کی ہڈی توڑنا اس طرح حرام ہے جس طرح زندہ ہونے کی حالت میں اس کی ہڈی توڑنا حرام ہے۔

اسلام میں احترام میت کی تاکید:

اسلام میں جہاں زندہ انسان کے احترام کی تاکید کی گئی ہے وہاں مردہ انسان کے احترام کو بھی ضروری و لازمی قرار دیا ہے۔ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمان کی عزت و حرمت موت و حیات ہر دو حالتوں میں برابر ہے۔

محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ (فتح القدیر) میں لکھتے ہیں: ”الاتفاق علی ان حرمة المسلم میتاً کحرمة حی“ (فتح القدیر جلد ۲ ص ۱۰۲ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر)۔

اس بات پر اتفاق ہے کہ مردہ مسلمان کی عزت و حرمت زندہ مسلمان کی طرح ہے۔

دوسری حدیث:.....

طبرانی اور مجمع الزوائد میں حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مجھے

ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا اے قبر والے قبر کے اوپر سے اتر جاؤ، تم قبر والے مدفون کو تکلیف نہ دو وہ تمہیں تکلیف نہیں دے گا۔

”انزل عن القبر لا تؤذ صاحب القبر فلا يؤذیک“

(شرح معانی الآثار جلد ۱ ص ۳۲۹ ط مکتبہ حقانیہ ملتان)۔

اسی طرح کی اور بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں حتیٰ کہ بعض صحیح احادیث میں قبروں پر بیٹھنے پر سخت قسم کی وعیدیں آئی:

”فی سنن ابی داؤد عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لان یجلس احدکم علی

جمرة فتحرق ثیابه حتیٰ تخلص الی جلدہ خیر له من ان یجلس علی قبر“

(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۱۰۶ کتاب الجنائز)۔

ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی ایک انگارے پر بیٹھ جائے اور وہ اس کو جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ قبر پر بیٹھے۔ کسی نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کما اکرہ اذی المؤمن فی حیاتیہ فانی اکرہ اذہ بعد موتہ (شرح الصدور ص ۱۲۶ مطبوعہ خلافت اکیڈمی سوات) مجھ کو جس طرح زندہ مسلمان کی ایذا ناپسند ہے یوں ہی مردہ کی بھی ناپسند ہے۔

تیسری حدیث:.....

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”المیت يؤذیه فی قبره بما يؤذیه فی بیت“

(الفردوس بما ثور الخطا بجمع رقم الحدیث ۷۵۳ جلد ۱ ص ۱۹۹ ط دارالعلمیہ بیروت)

میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی اس سے ایذا پاتا ہے۔

علامہ عبدالرؤف منادی حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”افاد ان حرمة المؤمن من بعد نواته باقیة“

(فیض القدیر شرح جامع الصغیر رقم الحدیث ۶۲۳۱ جلد ۳ ص ۵۵۱ دار المعرفۃ بیروت)۔

چوتھی حدیث:.....

” فی مصنف ابن ابی شیبہ عن عبد اللہ بن مسعودؓ قال اذی المؤمن فی موته کأذاه فی حیاته “

(مصنف ابن شیبہ جلد ۳ ص ۲۴۵ کتاب الجنائز ط مکتبہ امدادیہ ملتان)۔

عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مومن کو مرنے کے بعد تکلیف و اذیت دینا ایسا ہے جیسا کہ اس کی زندگی میں تکلیف اور اذیت دینا۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ میت کو بھی ایذا اور تکلیف پہنچانا اسی طرح منع اور حرام ہے جیسا کہ زندہ شخص کو اذیت اور دکھ دینا ممنوع اور حرام ہے۔

تیسری دلیل:.....
پوسٹ مارٹم یہ مثلہ کے مشابہ ہے اور کسی بھی شخص کا مثلہ کرنا شرعاً حرام اور ناجائز ہے اس لئے پوسٹ مارٹم بھی حرام و ناجائز ہے۔

مثلہ کی تعریف:.....

مثلہ کہتے ہیں: ”التشویہ بقطع الأعضاء للحي والمیت“۔ (مجم لفظ الفقہاء ص ۴۰۴ طادارة القرآن کراچی)۔

یعنی زندہ اور مردہ شخص کے اعضاء کاٹ کر بد شکل بنادینا، چہرہ بگاڑ دینا، مثل یا مثلہ سزا دینا، ناک کان کاٹنا۔

(لغات الحدیث جلد ۴ ص ۱۸۸)۔

علامہ زحشری (الفائق فی غریب الحدیث) میں لکھتے ہیں: ”مثلت بالرجل امثل به مثلاً اذا سودت وجهه او قطعت انفه وما اشبه ذلك“ . (الفائق فی غریب الحدیث جلد ۳ ص ۲۲۵)۔

جب آپ کسی آدمی کا چہرہ بگاڑ دیں یا اس کی ناک کاٹ دیں یا اس جیسا کوئی فعل کر دیں تو یہ مثلہ ہے اس موقع پر لہا جاتا ہے۔ ” مثلت بالرجل “

بے شمار احادیث سے مثلہ کی حرمت صراحتہ ثابت ہے مثلاً صحیح بخاری شریف میں حضرت قتادہؓ کی حدیث میں ہے:

” بلغنا ان النبی ﷺ بعد ذلك (وقعة عكل وعربنه) كان يحث على الصدقة وينهى عن

المثلة “ (صحیح البخاری جلد ۲ ص ۶۰۲)۔

قتادہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر پہنچی کہ اس واقعہ عکل وعربنہ کے بعد حضور صدقہ کی ترغیب دیتے اور مثلہ سے منع فرماتے۔

امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں باب باندھا ہے باب ما یکرہ من المثلۃ والمصوۃ والجمۃ اس باب کے تحت امام بخاریؒ نے عبد اللہ بن یزید کی حدیث نقل کی ہے: ”عن عبد الله بن یزید عن النبی ﷺ انه نهی عن النہیۃ والمثلۃ“ .

(بخاری جلد دوم ص ۸۲۸ کتاب الذبائح والصيد ط دار الحدیث ملتان)

حضور ﷺ نے ڈاکر ڈالنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے حتیٰ کہ انسان تو دور جانور کا مثلہ کرنے سے بھی حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ آپ نے لعنت فرمائی ہے جانور کا مثلہ کرنے والے پر بخاری شریف میں ہے:

”لعن النبی ﷺ من مثل بالحيوان“ (حوالہ بالا)

جب جانور کے مثلہ کرنے والے پر لعنت کی گئی تو انسان کا مثلہ کرنے والے پر تو بدرجہ اولیٰ لعنت ہوگی۔

اس لئے حضور ﷺ جب کوئی لشکر و دشمن کے مقابلے کے لئے روانہ فرماتے تو آپ ان کو نصیحتیں فرماتے ان میں سے آپ ﷺ یہ بھی فرماتے ولا تمثلوا (مسلم شریف جلد ۲ ص ۸۲ کتاب الجہاد والسير) کہ اپنے دشمن کا مثلہ مت کرو۔

جب کافر دشمن کا مثلہ کرنا جائز نہیں جہاد کے موقع پر تو عام حالات میں مسلمان کے تش کی پوسٹ مارٹم کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران میرے والد کا غلام بھاگ گیا تو انہوں نے نظر مانی کہ اگر اللہ نے مجھے اس پر قدرت دی تو میں ضرور اس کے ہاتھ کاٹوں گا عمران نے مجھے نبھا تا کہ اس بارے میں حضور ﷺ سے پوچھ کر آؤں میں سرہ بن جنذب کے پاس آیا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ ہم کو صدقہ کرنے پر ابھارتے اور ہم کو مثلہ کرنے سے منع کرتے میں عمران بن حصین کے پاس آیا ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی فرمایا۔

(سنن ابی داؤد جلد ۲ ص ۱۲ کتاب الجہاد باب فی النہی عن المثلۃ)

جب مثلہ حرام و ناجائز ہے تو پوسٹ مارٹم کی اجازت کہاں سے دی جاسکتی ہے پوسٹ مارٹم بھی مثلہ کے مشابہ ہے بلکہ پوسٹ مارٹم تو مثلہ سے بھی بڑھ کر ہے۔

چوتھی دلیل:.....

عدالتی پوسٹ مارٹم کی صورت میں عموماً کئی کئی گھنٹے تک میت کو رکھا جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے کفن، دفن، اور نماز جنازہ میں تاخیر ہو جاتی ہے جبکہ ان چیزوں میں جلدی کرنا ہی بہتر ہے۔

حصین بن دوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے، ان کی حالت نازک دیکھ کر آپ ﷺ نے دوسرے آدمیوں سے فرمایا میں محسوس کرتا ہوں کہ ان کی موت کا وقت ہی آگیا ہے۔۔۔ اگر ایسا ہو جائے تو مجھے خبر کی جائے اور ان کی تجہیز و تکفین میں جلدی کی جائے، کیونکہ کسی مسلمان کی میت کے لئے مناسب نہیں کہ وہ دیر تک اپنے گھر والوں کے بیچ میں رہے (سنن ابی داؤد و معارف الحدیث)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب تمہارا کوئی آدمی انتقال کر جائے تو اس کو دیر تک گھر میں مت رکھو اور قبر تک پہنچانے اور دفن کرنے میں سرعت سے کام لو۔
(بیہقی، شعب الایمان و معارف الحدیث بحوالہ احکام میت ص ۳۳ ط کتب خانہ مظہری کراچی)۔

(جاری ہے.....)

.....☆☆☆☆☆.....

جدید مالیاتی نظام کا اسلامی تصور

مجموعہ مقالات اسلام آباد فقہی سیمینار

منعقدہ ۱۵ مارچ ۲۰۰۲ء زیر اہتمام جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان

باہتمام مجلس مشاورت المباحث الاسلامیہ

کتاب کے اہم ابواب :-
شیراز اور کمپنی کی شرعی حیثیت ☆ قسطوں پر خرید و فروخت کی شرعی حیثیت ☆ کمپنی بورڈ آف ڈائریکٹرز اور شیر ہولڈرز کا باہمی رشتہ ☆ کرنسی نوٹ کی تین فقہی وضاحتیں ☆ نوٹ ٹمن عرفی ہے نہ کہ سند حوالہ ☆ اسلامی بینکاری اور عملی تجاویز برائے غیر سودی بینکاری ☆ اسلامی بینکاری کے مسائل اور ان کے حل کی تجاویز ☆ اسلامی بینکاری عملی خاکہ اور تجاویز ☆ بلا سود بینکاری میں دشواریاں اور ان کا شرعی حل ☆ مراعاتی کاروبار کی شرعی حیثیت ☆ اسلامی بینکاری میں کمپیوٹر کا استعمال اسلام میں مالیاتی نظام کے مختلف پہلو ☆ اسلام کے مالیاتی نظام کا خاکہ ☆ سفارشات - اور بہت کچھ
ہر گھر، لائبریری کی ضرورت - علماء طلباء کی اولین پسند

معیاری جلد، کمپیوٹر کمپوزنگ، اعلیٰ کاغذ

ہدیہ: 240 روپے

صفحات: 319